قرآنی بیان

اَدُھورا اِیمان

(پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 85)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

18-July-2025

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
18 جولائی، 2025ء (22 محرم شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 85)

اَدُھورا اِیمان

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. آدھی جہالت کا فتنہ صفحہ: 9

✿.. خارجیوں کی بے وقوفی صفحہ: 10

✿.. بیوقوف کا بدتَرِین فتویٰ صفحہ: 13

✿.. سُود خور کا عبرتناک انجام صفحہ: 21

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک روز تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی محسوس ہو رہی تھی، فرمایا: میرے پاس جبریل امین (علیہ السّلام) تشریف لائے، اللہ پاک کا پیغام دیا کہ اے مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ اِس بات سے راضی ہیں کہ آپ کی اُمّت میں سے کوئی آپ پر درود بھیجے تو میں اُس پر 10 رحمتیں نازل کروں اور آپ کا اُمّتی آپ پر سلام پڑھے، میں اُس پر 10 بار سلام بھیجوں۔[1]

جس کی قُربت سے حق کا پتا مِل گیا حق کے اُس راز دَاں پر درود و سلام
جس کے جلووں سے رَوشن ہوئے دوجہاں اُس مہِ ضَو فِشاں (روشن کرنے والے چاند) پر درود و سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

---

1 ...نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:222، حدیث:1292۔

مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾ (پارہ:1،البقرہ:85)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم وَصَدَقَ رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡم صلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور بعض سے اِنکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے، اُس کا بدلہ دُنیوی زندگی میں ذِلّت و رُسوائی کے سِوا اَور کیا ہے اور قیامت کے دِن اُنہیں شدید ترین عذاب کی طرف لَوٹایا جائے گا اور اللہ تمہارے اَعمال سے بے خبر نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سُورۂ بقرہ، آیت:85 کا کچھ حصّہ سُننے کی سَعَادت حاصِل کی، آیت:84 اور 85 میں بنی اِسرائیل کی ایک بڑی خطرناک بیماری کا ذِکر کیا گیا ہے۔ آیئے! پہلے آیتِ کریمہ کا پسِ منظر سمجھتے ہیں، پھر آیتِ کریمہ سمجھنے اور اُس سے ملنے والے سبق سیکھنے کی سَعَادت حاصِل کریں گے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

واقعہ یُوں ہے کہ تَورات شریف میں یہود سے 3 باتوں کا وعدہ لیا گیا تھا:

(1): تم آپس میں ایک دُوسرے کو قتل نہیں کروگے **(2):** ایک دُوسرے کو جِلاوَطن نہیں کروگے (یعنی گھروں سے نہیں نکالوگے) **(3):** تم میں سے کوئی شخص قید ہو جائے یا غُلام بنا لیا جائے تو اُسے خرید کر آزاد کر دیا کروگے۔

یہ تینوں حکم یہود کے آپس میں اِتّفاق اور اِتّحاد سے مُتَعَلِّق تھے، اُن میں باہَم بھائی چارے

کا اِظہار تھا ❁ کسی کو قتل نہیں کرنا ❁ گھر سے بے گھر نہیں کرنا ❁ کوئی قیدی ہو تو اسے آزاد کروانا ہے۔ یہ تینوں حکم اگر مان لیے جاتے تو ایک بہترین، ہم آہنگ اور اِتّحاد و اِتفاق والا مثالی مُعاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ مگر یہود نے اِن 3 میں سے 2 حکم تو مان لیے، ایک نہیں مانا۔

ہُوا یُوں کہ اِسلام آنے سے پہلے مدینہ شریف میں 4 قبیلے آباد تھے، 2 مُشرِک تھے، 2 یہودیوں کے تھے۔ یہ ذرا توَجُّہ سے سمجھنے والی بات ہے، تھوڑی سی توَجُّہ فرمائیں گے تو بات صحیح سمجھ آ سکے گی۔ مدینہ شریف میں 4 قبیلے تھے (1): اَوْس (2): خَزْرَج یہ دونوں مُشرِک تھے (3): بَنُو قُرَیْظَہ (4): اور بنُو نَضِیر۔ یہ دونوں یہودی تھے۔

اب مُعاملہ یُوں ہوا کہ بَنُو قُرَیْظَہ نے اَوْس کے ساتھ دوستی لگا لی، ساتھ میں مرنے جینے کی قسمیں کھا لیں اور بنُو نَضِیر نے خَزْرَج کے ساتھ دوستی لگا لی۔ اسے تھوڑا ذِہن میں نقش کریں:

(1): بَنُو قُرَیْظَہ اَوْس کے دوست تھے، (2): بنُو نَضِیر خَزْرَج کے دوست تھے۔

اَوْس اور خزرج کی آپس میں دُشمنی تھی، 100 سال تک اُن کی آپس میں جنگ چلتی رہی۔ اِتنی سخت دُشمنی تھی۔ جب اُن کی آپس میں جنگ ہوتی تو بَنُو قُرَیْظہ اَوْس کی مدد کے لیے آتے، بنُو نَضِیر خزرَج کی مدد کے لیے پہنچ جاتے۔ یُوں بَنُو قُرَیْظہ اور بنُو نَضِیر جو دونوں ہی یہودی تھی، یہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر دیتے، اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے ہی بھائیوں کے گھر اُجاڑ دیا کرتے تھے۔ جب جنگ ختم ہوتی، کچھ لوگ بَنُو قُرَیْظَہ کے قید ہوتے، کچھ بنُو نَضِیر کے قید ہو جاتے، اب یہ اپنے اُن بھائیوں کا فِدْیہ دے کر انہیں آزاد کروالیا کرتے تھے۔

لوگوں نے اُن سے پُوچھا کہ بھئی...!! عجیب لوگ ہو! خُود تو اپنے بھائیوں کے ساتھ

جنگ کرتے ہو، اُنہیں قتل کرتے ہو، اُن کے گھر اُجاڑتے ہو، پھر خُود ہی اُن کے فِدْیے دے کر اُنہیں آزاد بھی کرواتے ہو۔ یہ کیا چکّر ہے؟ یہود کہتے کہ اللہ پاک نے تَوْرَات شریف میں ہم سے وعدہ لیا ہے کہ اگر ہمارے یہودی بھائی قید ہو جائیں تو ہم اُنہیں آزاد کروائیں گے۔ پُوچھا: تَوْرَات میں تو یہ بھی وعدہ لیا گیا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہیں کرو گے؟ یہود بولے: جنگ تو ہم اپنے دوستوں اَوْس اور خزرَج کی وجہ سے کرتے ہیں اور قیدیوں کو آزاد کرواتے ہیں، تورات پر عَمَل کرنے کے لیے۔ اِس پر اللہ پاک نے قرآنِ کریم کی یہ آیت نازِل فرمائی، ارشاد ہوا: [1]

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ (پارہ:1، البقرۃ:85)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو؟

یعنی کیا تم کِتابِ اِلٰہی کے کچھ حکم مان لیتے ہو مگر

وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ (پارہ:1، البقرۃ:85)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور بعض سے اِنکار کرتے ہو؟

کچھ اَحْکام کا اِنْکار کر دیتے ہو۔ یعنی یہ بھی حکم ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہیں کرو گے۔ قتل سے باز نہیں آتے، قیدی آزاد کرواتے پھرتے ہو، یہ کیا دورَنگی ہوئی، کتابِ اِلٰہی کا ایک حکم مان لیا، 2 چھوڑ دیئے! کیا تُم پُوری کتاب پر اِیمان نہیں رکھتے...؟ کچھ کو مانتے ہو، کچھ کا اِنکار کر دیتے ہو...؟ یاد رکھو...!!

فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ (پارہ:1، البقرۃ:85)	معرفۃ القرآن: کیا جزاء جو کرے یہ تم میں سے۔

---

[1] ...تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیر آیت:85، جلد:1، صفحہ:442، رقم:1475۔

یعنی جو ایسا بیہودہ کام کرے، اپنی مرضی کے حکم مان لے، باقی کا اِنکار کر دے، اُس کی سزا کیا ہے؟ یہی کہ

اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ (پارہ:1، البقرۃ:85)	مَعْرِفَۃُ القرآن : مگر رُسوائی دنیا کی زندگی میں۔

یہ دُنیوی سزا ہے۔ مزید فرمایا:

وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ (پارہ:1، البقرۃ:85)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور قیامت کے دن اُنہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا۔

یعنی جو اپنی مرضی کے حکم مان لے، باقی کا اِنکار کر دے، اسے 2 سزائیں ملیں گی، دُنیا میں ذِلّت اور آخرت میں شدید عذاب ہو گا۔

وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ (پارہ:1، البقرۃ:85)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور اللہ تمہارے اَعمال سے بے خبر نہیں۔

یعنی تمہارے کَرتُوت اللہ پاک سے چُھپے ہوئے نہیں ہیں، وہ مالِک و مولیٰ دیکھ رہا ہے، تمہارے ایک ایک عَمَل کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔

آیتِ کریمہ میں سیکھنے کے سبق

پیارے اسلامی بھائیو! یہ آیتِ کریمہ اور اِس کی مختصر وضاحت ہم نے سُننے کی سعادت حاصِل کی، ویسے تو اِس میں سیکھنے کی بہت ساری باتیں ہیں، مثلاً: اِس سے معلوم ہوا کہ

❁ ظُلم بھی حرام ہے اور ظُلم پر مدد کرنا بھی حرام ہے۔ اَوْس اور خَزْرَج آپس میں لڑتے، جنگیں کرتے، یہ اُن کا ظُلم تھا، یہود اُن کے مدد گار ہوئے، اُنہوں نے بھی حرام کام

کیا ❁ اِسی طرح یہ بھی سبق مِلا کہ کسی کی طرفداری میں دِین کی مخالَفت کرنا بہت ہی بُرا کام ہے، اِس سے دُنیا میں بھی ذِلّت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہو گا۔ لہٰذا کسی کی طرفداری کرتے ہوئے دِین کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔[1]

ناجائِز طرفداری کی مثالیں

ہمارے ہاں اس طرفداری کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں، مثلاً:

❁ کسی عزیز نے جُھوٹ بولا، رِشْوت لی، ظُلْم کیا، ہمارے ہاں لوگ جانتے ہوتے ہیں کہ میرا عزیز غلط ہے مگر چونکہ **میرا چچا ہے**، **میرا تایا ہے**، **چھوٹا بھائی ہے**، **بڑا بھائی ہے**، لہٰذا اُس کی طرف داری کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر خُدانخواستہ ہمارے بولنے کے سبب لڑائی جھگڑے ہو سکتے ہوں، خاندان کے حالات بِگڑ سکتے ہوں تو خاموشی اِخْتیار کرنی چاہئے نہ کہ ہم جُھوٹ اور ظُلْم کے طَرَفْدار ہو جائیں۔

❁ اِسی طرح مثال کے طور پر 2 شخص آپس میں پارٹنر (***Partner***) ہیں، مِل کر کاروبار چلا رہے ہیں، بعض دفعہ ایک شخص سُودی لَین دَین کر رہا ہوتا ہے، مِلاوٹ کر رہا ہوتا ہے، مَعْلُوم ہوتا ہے کہ یہ حرام کام ہے، ناجائِز ہے مگر پھر بھی اس کی طرف داری کر رہے ہوتے ہیں، کیوں؟ اِس میں فائدہ تو اپنا ہی ہے۔ اگر طرفداری نہیں کریں گے تو کاروبار بکھر جائے گا، لہٰذا طرفداریاں نِبھا رہے ہوتے ہیں۔

❁ اسی طرح لوگ کچہریوں میں جُھوٹی گواہیاں دیتے ہیں، معلوم ہے کہ جس کے حق میں گواہی دے رہا ہوں، وہ جُھوٹا ہے، ظُلْم اُس نے کیا ہے، پھر بھی مال کے لالچ میں،

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیر آیت:85، جلد:1، صفحہ:525و526 مفصلاً۔

دوستیاں نِبھانے کے لیے جُھوٹی گواہیاں دی جارہی ہوتی ہیں۔

آپ غور کرتے چلے جائیں، گھر سے لے کر مُعاشرے تک ایسی بہت ساری مثالیں ہمارے ہاں موجود ہیں، ناحق طرفداری کی جارہی ہوتی ہے ❁ ہمارے بچے اگر گلی میں لڑائی کر کے آجائیں، دوسرے بچوں کی پٹائی کر دیں، اُنہیں ناحق گالیاں نکالیں، گھر شکایت آجائے تو عموماً اپنے بچوں کی ناحق طرفداری کی جارہی ہوتی ہے، یہ بھی غلط بات ہے، ہم کوٹ کچہریوں میں اِنْصاف تلاش کرتے ہیں، ہمارے گھروں میں موجود نہیں ہے۔ یہ بھی ہمیں نہیں کرنا چاہئے، اِس سے بچے بھی بگڑ جاتے ہیں اور وہ بڑے ہو کر خطرناک بن سکتے ہیں۔ لہٰذا اِنْصاف کا ترازُو ہمیشہ ہاتھ میں رکھئے! یہ بات ہمیں ذِہن میں بٹھا لینی چاہئے کہ جس کے لیے آج ہم حق چھوڑ رہے ہیں، جس کی ناحق طرفداری کر کے دِین کو پیٹھ پیچھے رکھ رہے ہیں، کل روزِ قیامت یہی شخص ہمیں بھی چھوڑ دے گا۔ لہٰذا ناحق طرف داری سے بچئے! اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ قف (پارہ:6، المائدۃ:8)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور تمہیں کسی قوم کی عداوت اِس پر نہ اُبھارے کہ تم اِنْصاف نہ کرو (بلکہ) اِنْصاف کرو!

خیر! اِس میں حکمتِ عَمَلی اپنانی چاہئے، ایسا بھی نہ ہو کہ ہم حق کے نام پر فسادات پھیلانا شروع کر دیں، یُوں بھی نہ ہو کہ ہم ناحق طرفداریاں شروع کر دیں، جہاں محسوس ہو کہ میرا بَولنا فساد برپا کرے گا، خاموشی سے ایک طرف ہو جائیں۔ ناحق طرفداری نہ کریں اور اگر مُعَاملے میں آنا ہی پڑے، گواہی دینی ہی پڑ جائے، گھر میں، خاندان میں

ناچاہتے ہوئے بولنا ہی پڑے تو جو حق ہے، اُس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَدھورا نہیں پُورا اِیمان رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ کریمہ سے ایک اَہَم تَرِین سبق جو ہمیں سیکھنے کو ملا، وہ قرآنِ کریم کا یہی خوبصُورت جملہ ہے، فرمایا:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ (پارہ:1، البقرۃ:85)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور بعض سے اِنکار کرتے ہو؟

مَعْلُوم ہوا؛ اللہ پاک کی کِتاب کو ماننا ہے تو مکمل ہی ماننا ہے، اَدھورا نہیں ماننا۔ دوسرے لفظوں میں یُوں کہوں کہ قرآنِ کریم کی ایک ایک آیت، ایک ایک لفظ پر اِیمان رکھنا ضروری ہے۔ یُوں نہیں ہو سکتا کہ جو حکم مجھے پسند آیا، وہ میں مان لُوں، باقی کو چھوڑ دُوں...! نہ! ہرگز نہیں۔ مکمل قرآن کو ماننا پڑے گا۔

آدھی جہالت کا فتنہ

آج کل ہمارے ہاں **آدھی جہالت** کا فتنہ پُورے زَوروں پر ہے۔ یہ میں درست کہہ رہا ہوں (1): بندہ پُورا ہی جاہِل ہو تو سیکھنے کی طرف مائِل رہتا ہے (2): بندہ پُورا عالِم ہو، اگر درست طریقے سے قرآن و حدیث کو سمجھتا ہو، جس نے باقاعدہ عاشقانِ رسول سے عِلْمِ دِین سیکھا ہو، وہ خوش نصیب ہے مگر (3): جو آدھا جاہِل ہو وہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔ یہ ذِہن میں رکھئے گا؛ جہالت اِتنی نُقصان دہ نہیں ہے، جتنی آدھی جہالت نُقصان دہ ہوتی ہے

۞ قرآنِ کریم کی 2 آیات پڑھ لیں، باقی ہزاروں آیات سے ابھی جاہِل ہے مگر خُود کو مفتی سمجھ بیٹھا، بڑے بڑے عُلَمائے کرام کے ساتھ بحثیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ اَدھوری جہالت ہے ۞ اُردُو کی 4 کتابیں پڑھ لیں اور پھنّے خَواں بن گئے کہ جی اب مجھ سے بڑا تو کوئی عالِم دُنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ یہ جو اَدھوری جہالت ہوتی ہے نا، یہ آدمی کو بیوقوف بنا دیتی ہے۔ ایسے شخص کو سمجھانا آسان نہیں ہوتا۔

مُردَہ زِندہ کرنا آسان ہے

روایت ہے کہ ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام تیز تیز قدموں کے ساتھ کہیں تشریف لے جارہے تھے، ایک شخص مِلا، عرض کیا: عالی جاہ! اتنی تیزی میں کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ فرمایا: میں نے ایک بیوقوف دیکھ لیا تھا، اُس سے دُور بھاگ رہا ہوں۔

اُس شخص نے حیرت سے عرض کیا: عالی جاہ...!! آپ تو وہ شان والے ہیں کہ مُردَے زِندہ کر لیا کرتے ہیں تو بیوقوف کیا چیز ہے؟ آپ علیہ السَّلام نے بڑا خُوبصُورت جملہ کہا، فرمایا: **مُردَے زِندہ کرنا آسان ہے، بیوقوف کو سمجھانا اِنتہائی مشکل ہے۔**[1]

اللہ اکبر! یہ ہے اَدھوری جہالت...!! جو آدھا جاہِل ہو، یعنی جو 4 کتابیں پڑھ کر خود کو بڑا علَّامہ فَہَّامہ سمجھ بیٹھے، وہ بیوقوف ہو جاتا ہے، پِھر اُسے سمجھانا اِنتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

خارجیوں کی بے وقوفی

ایک بدمذہب فرقہ ہے: **خارجی**۔ یہ فرقہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کے دورِ خِلافت میں تھا۔ یہ لوگ بھی آدھے جاہل تھے، اُن کی بیوقوفی کی

1 ...اخبار الحمقی والمغفلین لابن جوزی، صفحہ: 18 مفصلاً۔

اِنتہا دیکھئے! اُن بدبختوں نے حضرت مولا علی رَضِیَ اللہ عنہ پر کُفْر کا فتویٰ لگایا تھا۔

اللہ پاک کی پناہ...!! ❁ جن کو دیکھنا عِبَادت ہے[1] ❁ جن کی محبّت اِیمان کی عَلامت ہے ❁ جن کا بُغْض بندے کو مُنَافِق بنا دیتا ہے۔[2] اُن عظیم ہستی، قطعی، یقینی جنّتی صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ پر کفر کا فتویٰ....!! لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہ!

انہوں نے یہ فتویٰ لگایا کیوں تھا؟ سنیئے! حضرت مولا علی رَضِیَ اللہ عنہ اور حضرت اَمیر مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے درمیان کسی دِینی مسئلے پر اِخْتِلاف ہو گیا تھا۔ حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ مَاشَآءَ اللہ! بڑے باکمال تھے، آپ نے حکمتِ عملی اِختیار فرمائی اور ایک حَکَم مقرر کر دیا (حَکَم یعنی ثالثی)۔ اُس حَکَم نے دونوں کی صُلح کروادی۔ اب یہ جو خارجی لوگ تھے، یہ مَعَاذَ اللہ! جنگ چاہتے تھے لیکن مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے تو صُلح کرلی۔ چنانچہ اُنہوں نے اُس صلح پر کفر کا فتویٰ لگایا، کہنے لگے: قرآنِ کریم میں ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ (پارہ:12، یوسف:40) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: حُکم تو صرف اللہ کا ہے۔

یعنی حَکَم صِرف اللہ پاک ہو سکتا ہے، مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے چونکہ ایک بندے کو حَکَم بنالیا، لہٰذا اِس آیت کا خِلاف کیا، لہٰذا آپ کافِر ہو گئے۔

اللہُ اکبر...!! جہالتوں کی اِنتہا دیکھئے!

خُدا جب عقل لیتا ہے، جہالت آ ہی جاتی ہے

خیر! مولا علی رَضِیَ اللہ عنہ نے یہاں بھی حکمتِ عَمَلی اپنائی، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما جو قرآنِ کریم کے بہت ہی ماہِر تھے، تَرجُمَانُ القرآن آپ کا لَقب ہے، اُنہیں

---

1 ...المجالسۃ وجواہر العلم، جزء السادس والعشرون، جلد:3، صفحہ:269، رقم:3596۔
2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان حب الانصار، صفحہ:50، حدیث:78۔

خارجیوں کے پاس بھیجا اور فرمایا: اِنہیں ذرا سمجھا کر آؤ...!! حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما تشریف لے گئے۔ اُن کی بات سُنی تو فرمایا: کیا تمہیں قرآن کی صِرْف ایک ہی آیت آتی ہے، کیا تم نے سُورۂ مائدہ کی آیت:95 نہیں پڑھی، اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی حالتِ اِحْرام میں کسی جانور کو مار دے، مثلاً کسی نے خرگوش مار دیا، اب حکم ہے کہ اس جانور کی قیمت صدقہ کرے، یہ کیسے پتا چلے گا کہ اس خرگوش کی قیمت کتنی تھی؟ اللہ پاک نے فرمایا:

یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ (پارہ:7، المائدۃ:95)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں۔

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا: کیا کہتے ہو...؟ خرگوش جو ایک دِرْہَم کے 4 مِل سکتے ہیں، اِن کی اَہمیت زیادہ ہے یا اِنسانوں کی...؟ جب اللہ پاک نے مثلاً ایک خرگوش کی قیمت طے کرنے کے لیے 2 لوگوں کو فیصلہ کرنے والا مقرر فرمایا ہے تو مَولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے اگر اِنسانوں بلکہ صحابہ کے درمیان جنگ روکنے کے لیے کسی کو حَکَم مان لیا تو یہ کفر کیسے ہو سکتا ہے...؟

اسی طرح حضرت اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُنہیں مزید آیات بھی سُنائیں مگر بات وہی ہے، بیوقوفوں کو سمجھانا بھی تو عام بات نہیں ہے، اُن بدبختوں کی سمجھ میں نہ آیا، آخر حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُنہیں سخت سزائیں دے کر جہنّم پہنچا دیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ اَدھوری جہالت اِتنی بڑی بیوقوفی ہے کہ جس کو یہ بیماری لگ جائے، وہ بڑے بڑے بزرگوں، اُمّت کے سرداروں بلکہ وہ جو **جانِ اِیمان** ہیں،

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب ماجاء فی الحروریۃ، جلد:9، صفحہ:455، حدیث:18939 مفصلًا۔

اُن پر بھی کفر کے فتوے لگا ڈالتا ہے۔

بیوقوف کا بدتَرِین فتویٰ

ایک حدیثِ پاک ہے، حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: حجۃُ الوداع سے واپسی پر اللہ پاک کے آخری رسول، مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب اپنی والِدہ ماجِدہ بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی قبر مبارک سے گزرے تو انتہائی غمگین، پریشان تھے، بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے رونے کی وجہ سے میں بھی رونے لگی تھی پھر مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سواری سے اُتر کر قبر پر تشریف لے گئے، کافی دَیر کے بعد مسکراتے ہوئے واپس آئے تو میں نے حیرت سے پُوچھا: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا مُعَاملہ ہے؟ فرمایا: میں اپنی اَمّی جان سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی قبر پر گیا اور میں نے اللہ پاک سے دُعا کی، رَبِّ کریم نے میری اَمّی جان کو زِندہ فرمایا، اُنہوں نے میرا کلمہ پڑھا، پھر آرام فرما ہو گئیں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ!

کل جہاں کی مائیں ہوں تم پر فِدا | تم مُحَمَّد کی بنیں ماں آمنہ
جس شِکَم میں مصطفیٰ ہوں جاگزیں | عرشِ اعظم سے ہے ذِیشان آمنہ
ہم ہیں مومن اور تم ایمان بخش | چشمۂ دِیں تم سے رَواں (جاری) آمنہ (2)

یہ واقعہ جو میں نے سُنایا، یہ حدیثِ پاک میں ہے۔ ایک شخص سوشل میڈیا پر بیٹھا تھا،

---

(1)...روض الانف، وفاۃ آمنۃ وحال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، جلد:1، صفحہ:330۔

(2)...دیوان سالک، صفحہ:86و88 ملتقطاً۔

اُس سے اِس واقعہ سے مُتَعلِّق سُوال ہوا، اب اس کی بیو قوفی دیکھئے! فورًا بولا: ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن میں آیا ہے:

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ (پارہ:17، الانبیاء:95)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا، اُس پر حرام ہے کہ لَوٹ کر نہ آئیں۔

چونکہ قرآن کہہ رہا ہے کہ جو دُنیا سے چلا گیا، وہ پلٹ کر واپس نہیں آ سکتا، لہٰذا یہ حدیث جُھوٹی ہے۔(مَعَاذَ الله!)

اب یہ وار دیکھئے کتنا سخت ہے۔ عام مسلمان جب آیتِ کریمہ سُنے گا، وہ تو پکار اُٹھے گا کہ بھئی! جب قرآن نے فرمادیا تو اُس کا اُلٹ ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا مَر کر زندہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ مگر دیکھئے! اُس بیو قوف نے ایک آیت کو لے لیا، درجنوں آیتوں کو چھوڑ دیا، یہی تو اَدھوری جہالت ہے ❁ سُورۂ بقرہ کو پڑھیں، اِس سُورت کو سُورۂ بقرہ کہتے ہی اس لیے ہیں کہ اِس میں گائے کا واقعہ ذِکْر ہوا، قرآنِ کریم میں صاف لکھا ہے کہ گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا مرے ہوئے شخص کو لگایا گیا تو وہ زِندہ ہو گیا ❁ اسی طرح دوسرے سپارے میں ذِکْر ہوا کہ ایک 2 نہیں بلکہ 70 ہزار بنی اسرائیل جن پر عذاب اُترا تھا اور وہ سب موت کے گھاٹ اُتر گئے تھے، حضرت حِزْقِیل علیہ السَّلام کی دُعا سے سارے کے سارے دوبارہ زِندہ ہو گئے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (پارہ:2، البقرہ:243)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ نے اُن سے فرمایا: مَر جاؤ! پھر اُنہیں زندہ فرمادیا۔

دیکھئے! 70 ہزار کے مَر کر زِندہ ہونے کا ذِکْر قرآن میں موجود ہے، بتائیے! حضرت حزقیل علیہ السَّلام کی دُعا سے اگر 70 ہزار مُردے زِندہ ہو سکتے ہیں تو کیا مَحْبُوب مُصطفےٰ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے آپ کی اَمّی جان کے جسم میں دوبارہ رُوح نہیں ڈالی جاسکتی...!

مگر بات یہ ہے کہ جب ایک آیت پڑھنی ہے، درجنوں چھوڑ دینی ہیں تو نتائج ایسے ہی نکلیں گے۔

سوشل میڈیا اور اَدھوری جہالت

بہر حال! ہمیں چاہئے کہ ہم ادھوری جہالت سے بچیں ❁ سوشل میڈیا آج کل بڑا عام ہے، کیا بچے، کیا بوڑھے، کیا جوان، جسے دیکھو سوشل میڈیا چلا رہا ہے ❁ کوئی یوٹیوب پر ایکٹو (*Active*) ہے ❁ کوئی فیس بُک (*Facebook*) میں کھویا ہوا ہے ❁ فُلاں صاحِب کی ویڈیوز (*Videos*) دیکھ رہے ہیں ❁ فُلاں حضرت کے لیکچر (*Lecture*) سُن رہے ہیں، لوگ اسی سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ہاں! سوشل میڈیا کے ذریعے بھی عِلْمِ دِین سیکھا جاسکتا ہے، اگر ہم عاشقانِ رسول عُلَما کی گفتگو سنیں، بیوقوفوں کو سُننے بیٹھ جائیں گے تو بیوقوف ہی بنیں گے۔ جس کا ہم لیکچر سُن رہے ہیں، اُس نے ایک آیت پڑھی، 4 چھوڑ دیں ہیں، ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ وہ ڈنڈی مار گیا ہے؟ ظاہِر ہے نہیں پہچان پائیں گے۔ اِس کے لیے ہمیں خُود قرآنِ کریم سمجھنا پڑے گا اور مکمل سمجھنا پڑے گا۔ کتنے سارے ایسے معاملات ہیں، جہاں لوگ ایک آیت سُناتے ہیں، 4 چھوڑ دیتے ہیں۔

اَدھوری جہالت کی مثالیں

مثال کے طور پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ (پارہ:1، البقرہ:48)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی۔

اب یہ ایک آیت تو پڑھ لی، نَظرِیہ بنا لیا کہ قیامت کے دِن کسی کی شفاعت نہیں ہونی۔ دوسری آیت پڑھیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖؕ (پارہ:3، البقرہ:255)	ترجَمۂ کنزالعِرفان: کون ہے جو اُس کے ہاں اُس کی اِجازت کے بغیر سَفارِش کرے؟

یہاں سے مَعلُوم ہوا کہ جس کو اللہ پاک اِذْن (یعنی اِجازت) عطا فرمائے گا، وہ شَفاعت کرے گا، لہٰذا شَفاعت کا عقیدہ ثابِت ہو گیا۔

❁ اسی طرح اللہ پاک نے فرمایا:

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ (پارہ:16، الکہف:110)	ترجَمۂ کَنزالعِرفان: تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔

یہ آیتِ کریمہ پڑھی تو ذِہن بنالیا کہ نبی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی (مَعَاذَ اللہ!) ہمارے جیسے بشر ہیں۔ دوسری آیت میں اللہ پاک فرماتا ہے:

قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ (پارہ:6، المائدہ:15)	ترجَمۂ کَنزالعِرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آگیا۔

پتا چلا؛ مَحبوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں بشر بن کر تشریف لائے ہیں مگر عام لوگوں جیسے بشر نہیں ہیں، بلکہ یہ اللہ پاک کا نُور ہیں، جنہیں رَبِّ کریم نے بشر بنا کر دُنیا میں بھیجا ہے۔

❁ اِسی طرح قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوا:

لَاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا (پارہ:9، الاعراف:188)	ترجَمۂ کَنزالعِرفان: میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا خود مالِک نہیں۔

یہ آیتِ کریمہ پڑھی، ذہن بنالیا کہ نبی تو کوئی اِختیار ہی نہیں رکھتے، یہ تو خُود اپنے نفع، نُقصان کے مالِک نہیں ہیں۔ باقی دَسیوں آیتیں چھوڑ دیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ (۴۵) (پارہ:23، ص:45)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے۔

یعنی ❁ اَنبیائے کِرام علیہم السَّلام اِختیارات بھی رکھتے ہیں ❁ طاقت بھی رکھتے ہیں اور ❁ سمجھ بھی ایسی رکھتے ہیں، دُنیا میں کوئی ایسی سمجھ نہیں رکھ سکتا ❁ نگاہیں بھی رکھتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ پاک نے فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ (پارہ:2، البقرہ:144)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اُس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جس میں تمہاری خوشی ہے۔

کہاں تو یہ سوچ کہ نبی کچھ اِختیار ہی نہیں رکھتے، کہاں یہ مقام کہ نبی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نگاہ اُٹھائیں تو اللہ پاک قِبلہ تبدیل فرمادیتا ہے۔

❁ اسی طرح اللہ پاک نے فرمایا:

وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَؕ (پارہ:7، الانعام:59)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور غیب کی کُنجیاں اُسی کے پاس ہیں، اُن کو صرف وہی جانتا ہے۔

آیتِ کریمہ کا یہ حصہ پڑھنے سے یہ ذِہن بنالیا کہ نبی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو (مَعَاذَ اللہ!) علمِ غیب نہیں۔ حالانکہ اِسی آیت مبارکہ کے آخری حصہ کو پڑھیں، شانِ حبیبِ خُدا

بالکل واضح ہے:

وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ (پارہ:7، الانعام:59)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے مگر وہ اُن سب کو جانتا ہے اور کوئی تَر چیز نہیں اور نہ خُشک چیز مگر وہ ایک روشن کتاب میں ہے۔

ایک اور آیتِ مقدسہ میں ہے:

وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ (پارہ:5، النساء:113)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حِکمت نازِل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا، جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

پتا چلا؛ اللہ پاک نے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو غیب پر اِطلاع دی ہے، جب کتاب کا علم عطا فرما کر خشکی اور تری کے ہر ہر ذرے کا علم اپنے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما دیا تو زمین و آسمان میں کوئی چیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوشیدہ نہ رہی۔

اور اس طرح کی بہت ساری مثالیں قرآنِ کریم کی روشنی میں دِی جا سکتی ہیں، لوگ اَدھورا قُرآن پڑھتے ہیں، آدھی آیت پڑھی یا ایک آیت پڑھ لی، 10 چھوڑ دیں اور کہا کہ دیکھو ہم تو قرآن پڑھ رہے ہیں۔ ایسوں کو کوئی بتائے کہ بھئی...!! آپ نے پُوری آیت ہی نہیں پڑھی، آپ نے 10 آیتیں چھوڑ دی ہیں۔ غرض؛ ایسا ہمارے مُعَاشرے میں ہو رہا ہے۔ قرآنِ کریم نے کیا فرمایا:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ	ترجمۂ کنزالعرفان: تو کیا تم اللہ کے بعض اَحکامات

بِبَعْضٍ ۚ (پارہ:1،البقرہ:85) | کو مانتے ہو اور بعض سے اِنکار کرتے ہو؟

پتا چلا؛ قرآنِ کریم پر اِیمان رکھنا ہے تو پُورے قرآن پر رکھنا ہے، ایک آیت نہیں پڑھنی، ہر ہر آیت پڑھنی ہے، 2 آیتیں رَٹ کر، 4 حدیثیں یاد کرکے مُفتی نہیں بننا، ہر ہر آیت کو، ہر ہر حدیث شریف کو پڑھنا بھی ہے، عُلَمائے کرام کی خِدمت میں حاضِر ہو کر اُسے سمجھنا بھی ہے، تب ہم قرآن و حدیث کی تعلیمات کو سیکھ پائیں گے۔ لہٰذا اَدھوری جہالت سے بچیں، ہمارے پاس عِلْم نہیں ہے تو عُلَمائے کرام سے پُوچھا کریں۔

جہالت کا عِلاج سُوال ہے

جہالت کا عِلاج کیا ہے؟ **حدیث شریف میں ہے:** رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ یعنی جہالت کا علاج سُوال کرنا۔[1] اگر کسی بات کا علم نہیں تو علما سے پوچھو! لہٰذا پُوچھنے کی عادَت بنائیں، کہا جاتا ہے: اَدھورا سچ پُورے جُھوٹ سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ لہٰذا اَدھورے سچ، اَدھورے اِیمان اور اَدھوری جہالت سے ہمیشہ بچنے کی ہی کوشش فرمایئے! اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِین میں پُورے پُورے داخِل ہو جاؤ...!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَ تَکْفُرُوْنَ | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: توکیا تم اللہ کے بعض اَحکامات

1 ...مسند الفردوس، جلد:3، صفحہ:98، حدیث:4162۔

بِبَعْضٍ ؕ	(پارہ:1، البقرہ:85) | کو مانتے ہو اور بعض سے اِنکار کرتے ہو؟

اِس سے ہمیں ایک اور سبق ملتا ہے، وہ یہ کہ ہمیں دِین کا ہر مسئلہ جو ہمارے مُتَعَلِّق ہے، وہ اپنانا ہو گا۔ دِین کے مُعَاملے میں **Pick & Choose** کا اُصُول نہیں چل سکتا یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنی مرضی کے مسئلے چُنیں، اِن پر عمل کریں اور باقیوں کو چھوڑ دیں۔ نہ...!! پُورے دِین کو اَپنانا پڑے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ (پارہ:2، البقرہ:208)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے اِیمان والو! اِسلام میں پُورے پُورے داخِل ہو جاؤ۔

ہمارے ہاں یہ بھی بڑا مسئلہ ہے، لوگ دِین کو مکمل نہیں اَپناتے، مرضی کی باتوں کو اپنا لیتے ہیں ❁ کسی دُکاندار کو دَعوت دیں کہ بھائی! آئیں نماز پڑھ لیں۔ جواب ملتا ہے: رِزْقِ حلال کمانا بھی تو عبادت ہے۔

ہاں! بالکل رِزْقِ حلال کمانا عبادت ہے مگر **یہ بھی** عِبادت ہے، **یہ ہی** عِبادت نہیں ہے ❁ نماز الگ عِبادت ہے ❁ روزہ الگ عِبادت ہے ❁ رِزْقِ حلال کمانا الگ عبادت ہے۔ سب پر عَمَل کرنا پڑے گا۔

❁ بعض لوگ نماز پڑھ لیتے ہیں، داڑھی نہیں رکھتے۔ دعوت دے دیں: بھائی! داڑھی بھی بڑھا لیجئے! جواب ملتا: قارِی صاحِب...!! بازار میں ہوتا ہوں، دُکان چَلاتا ہوں، جُھوٹ وغیرہ بھی بولنا پڑ جاتا ہے، اِس لیے داڑھی نہیں رکھ سکتا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ! لوگ گُناہ کو گُناہ کی دَلیل بناتے ہیں۔ پھر یہ ذِہن ہوتا ہے کہ میں نماز پڑھ لیتا ہوں، دَاڑھی تو اللہ پاک مُعاف فرما ہی دے گا۔ یہ اللہ پاک کی مرضی پر

ہے، وہ چاہے تو بخش دے، چاہے تو پکڑ فرمالے۔

عَدل کَرِیں تاں تھَر تھَر کَمبَن اُچیاں شَاناں والے

فَضل کریں تاں بَخشے جاوَن مَیں جیہے مُنہ کَالے

یہ اللہ پاک کی مرضی پر ہے، ہمارے پاس ***Pick & Choose*** کا آپشن نہیں ہے۔ ہر وہ دِینی مسئلہ جو میرے مُتَعلِّق ہے، اُس پر عَمَل کرنا پڑے گا ❁ فرض ہے تو عمل کرنا فرض ❁ واجِب ہے تو عَمَل بھی واجِب ❁ سُنّت ہے تو سُنّت ❁ مُستَحَب ہے تو مُستَحَب۔ عَمَل بہر حال کرنا ہی پڑے گا۔ ایک عبرتناک واقعہ سنیئے!

سُود خور کا عبرتناک انجام

ملتان شریف (پنجاب، پاکستان) کا واقعہ ہے، ایک حکیم تھا، اپنا مَطَب چلاتا تھا، ایک دِن حکیم شام کو گھر آیا، کھانا کھایا، عشا کی نماز پڑھی، اپنے جو وِرْد وَظیفے کیا کرتا تھا، وہ کیے اور سو گیا۔ رات کو اَچانک اُس کی آنکھ کھلی، پیٹ میں کچھ محسوس ہوا، حکیم اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ عجیب بے چینی کی کیفیت ہو رہی تھی، کچھ ہی دَیر گزری کہ ایک دَھماکے جیسی آواز سے اُس کا پیٹ پھٹا اور پُورے گھر میں گندگی اور بدبو پھیل گئی، اُس بدبُو نے پھیلتے پھیلتے پُورے محلے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اتنی شدید بدبُو تھی کہ کئی اَفراد اُس کے سبب بے ہوش ہو گئے۔ اَہْلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن (***Municipal Corporation***) کے لوگوں کو بُلایا اور راتوں رات اُس بدبُودار لاش کو کوڑے والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر کے باہَر پھینکوا دیا۔ اگلی صُبح پُورے علاقے میں یہ خوفناک خبر پھیل گئی۔ لوگ حیران تھے کہ یہ حکیم ایسا کون سا بُرا کام کیا کرتا تھا کہ ایسا بُرا اَنجام ہوا۔ ایک شخص جو اُس کے راز جانتا تھا،

اُس نے بتایا کہ حکیم سُودِی لَین دَین کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اُس کا اَنجام اِتنا بھیانک ہوا۔ (1) اللہ پاک کی پناہ...!! دیکھئے! یہ حکیم نمازی تھا، وِرْد وَظیفے پڑھنے والا تھا مگر سُود بھی کھاتا تھا، کتنا بھیانک اَنجام ہوا۔ اب جو لوگ ❁ نماز پڑھتے ہیں، داڑھی نہیں رکھتے ❁ داڑھی رکھ لیتے ہیں، نماز نہیں پڑھتے ❁ تِلاوت کا پکّا معمول ہے مگر جُھوٹ دَبا کر بولتے ہیں ❁ روزے پُورے رکھتے ہیں مگر فلمیں، ڈرامے دیکھنے سے باز نہیں آتے، غرض کہ دِین کو مکمل نہیں اَپناتے، جس بات پر دِل کیا، عَمَل کر لیا، جسے چاہا چھوڑ دیا۔ ایسوں کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں پُورا پُورا دِین میں داخِل ہو جانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفسیر صراط الجنان موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: ***Sirat ul Jinan Al-Quran with Tafseer*** **(صراط الجنان القرآن الکریم مع تفسیر)**۔ اس ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ **کنز الایمان** اور آسان ترجمۂ قرآن، **ترجمۂ کنز العرفان** پڑھ سکتے ہیں ❁ آسان اور جدید انداز میں لکھی گئی، تفسیر **تفسیر صراط الجنان** شامل ہے۔ آپ قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور ❁ ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات، ترجمہ اور تفسیر کو اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کر سکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، عِلْمِ دین سیکھئے اور

(1)... سود اور اس کا علاج، صفحہ:39۔

دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: اِنٹری فیس دے کر کوئی گیم کھیلنا، جوئے کی ایک صورت ہے جو ناجائز و حرام ہے

وضاحت: آج کل سکولز کالجز سے چھٹیاں ہیں، عام طور پر مختلف گیمز کے ٹورنامنٹ منعقد کیے جاتے ہیں جن میں شمولیت کی مخصوص اِنٹری فیس دینا پڑتی ہے اور فائنل جیتنے والوں یا فائنل میں پہنچنے والی دونوں ٹیموں کو اِنعام دیا جاتا ہے، یہ جُوَا ہے۔ اسی طرح 2 ٹیموں یا 2 شخصوں کا اِس طور پر کوئی گیم کھیلنا کہ ہارنے والا، جیتنے والے کو مٹھائی یا بوتل وغیرہ پلائے گا، یہ جُوا ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل کا زنگ دور کرنے کا وظیفہ

یَافَتَّاحُ

جو کوئی روزانہ فجر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر 70 بار یَافَتَّاحُ پڑھا کرے

1 ...جوئے کی رائج صورتیں اور ان کے احکام، صفحہ: 38۔

گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اُس کے دِل کا زنگ و میل دُور ہو گا۔[1] اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اُس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 … فیضانِ سنت، فیضانِ بسم اللہ، صفحہ:169۔